آفات کے حالات میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا مسوّدہ

2010

یہ مسوّدہ پوٹھوہار آرگنائزیشن فار ڈویلپمنٹ ایڈووکیسی (PODA) نے قومی کمیشن برائے وقار خواتین (NCSW) اور یونیفم (یو این ویمن) (UNIFEM Pakistan now UN Women) کے ساتھ مل کر پاکستان بھر سے عورتوں کے ساتھ مشاورت کے بعد تیار کیا ہے۔ اس سلسلے میں PODA نے سیلاب سے متاثر ہونے والی عورتوں اور مردوں، سیلاب زدگان کی مدد کے لیے کام کرنے والے اداروں اور خواتین کارکن، سیاسی رہنماؤں، ضلعی اور حکومتی دانشور، اساتذہ، کونسلرز، لیڈی ہیلتھ ورکرز، NGOs اور دیگر متعلقہ لوگوں کے ساتھ مشاورتی اجلاس کئے تاکہ ملک کے ہر علاقے سے عورتوں کے ساتھ مل کر اہم مسائل کی نشاندہی کی جاسکے اور اُن مسائل کے حل کے لیے بھی عورتوں کی تجاویز لی جائیں اور پھر عورتوں کی تجاویز کو حکومتی نمائندوں، ممبران قومی اسمبلی، سیاسی جماعتوں، ضلعی حکومتوں، میڈیا، اقوامِ متحدہ، قومی و بین الاقوامی اداروں اور دوسرے متعلقہ اداروں کو دی جاسکیں۔ اس سلسلے میں پہلی مشاورت 30 اگست 2010 کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی جس میں 100 سے زائد شرکاء نے شرکت کی اور ملک کے تمام حصوں سے سیلاب زدگان کی مدد کے لیے آنے والی خواتین رہنماؤں نے اپنے علاقوں میں سیلاب سے متعلقہ مسائل کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا۔

دوسری مشاورت 6 ستمبر کو حیدر آباد (سندھ)، تیسری مشاورت 18 ستمبر کو ملتان (پنجاب)، چوتھی مشاورت 28 ستمبر کو پشاور (خیبر۔ پختون خواہ) اور پانچویں مشاورت 13 اکتوبر کو کوئٹہ (بلوچستان) میں منعقد ہوئی۔

ان تمام اجلاسوں سے حاصل ہونے والی تجاویز سے مندرجہ ذیل مسوّدہ تیار کیا گیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ آج ہم یہ مسوّدہ آپ کو 15 اکتوبر 2010 کی قومی کانفرنس برائے دیہی خواتین میں پیش کر رہے ہیں جو کہ اسلام آباد میں منعقد کی جا رہی ہے۔ اگر آپ ان سفارشات اور مطالبات سے متفق ہیں تو اس مسوّدے کے آخر میں دستخط کر دیں تاکہ آفات سے نمٹنے والے اداروں میں ہر سطح پر دیہی خواتین کی آواز، ضروریات، مسائل اور ترجیحی مطالبات کی شمولیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

تعارف:

پاکستان میں فی الوقت ناگہانی آفات سے نمٹنے کا کوئی فعال نظام موجود نہیں ہے اور سرکاری سطح پر قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے کسی موثر پالیسی کی عدم موجودگی، قدرتی آفات میں پہنچنے والے نقصانات کو دوہرا کر دیتی ہیں۔ لہٰذا اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے جلد از جلد ملکی سطح پر قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے تاکہ مستقبل میں قدرتی آفات کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکے۔

قدرتی آفات میں جہاں سب لوگ متاثر ہوتے ہیں وہاں خصوصاً عورتیں زیادہ نقصان اٹھاتی ہیں۔ پاکستان کے معاشرتی نظام میں چونکہ عورتیں پہلے ہی کمزور اور استحصالی ڈھانچے میں نچلے درجے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا آفات کے دوران میں وہ مرد سے زیادہ مسائل کا شکار ہوتی ہیں۔

سیلاب یا دیگر قدرتی آفات میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے ہمارے مطالبات مندرجہ ذیل درج ہیں:

1۔ کسی بھی آفت کی صورت میں ایمرجنسی ریلیف، تخمینہ سازی اور بحالی کے تینوں مراحل میں عورتوں کی ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر پورا کیا جائے اور ان تمام مراحل میں عورتوں کو فیصلہ سازی میں شامل کیا جائے۔

2۔ قومی سطح پر آفات سے نمٹنے والے اداروں کو فعال کر کے اس میں قومی، صوبائی و ضلعی سطح پر خواتین کی نمائندگی و شمولیت 50% یقینی بنائی جائے۔

3۔ ایسے گھرانے جن کی سربراہ عورتیں ہیں، ایمرجنسی ریلیف کے وقت ایسی عورتوں اور ان کے گھرانوں کو کیمپوں میں ترجیحی بنیاد پر پناہ دی جائے۔

4۔ دورانِ ریلیف عورتوں کے تحفظ اور ان کی مطلوبہ مخصوص پرائیویسی کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔

5۔ بچوں کی خوراک کی ضروریات بالغ افراد سے مختلف ہوتی ہیں لہذا بچوں کی ضروری خوراک مثلاً دودھ اور دیگر غذائی ضروریات فوری طور پر مہیا کی جائیں تاکہ خواتین آفات کی صورت میں اپنے بچوں کا اور اپنا مناسب حد تک خیال رکھ سکیں۔

6۔ پانی کا مناسب انتظام خواتین کی صحت کے لیے اشد ضروری ہے لہذا بیماریوں سے بچاؤ کے لیے کیمپوں میں لیٹرین اور پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

7۔ بڑے پانی کے ٹینک، پانی صاف کرنے والی گولیاں اور پانی کے ڈرم مناسب مقدار میں مہیا کیے جائیں۔

8۔ بیمار/حاملہ خواتین کے لیے موبائل صحت مرکز میں لیڈی ڈاکٹر کی موجودگی کو یقینی بنایا جائے۔

9۔ عورتوں کے خلاف تشدد اور جنسی ہراسانی کو کنٹرول کرنے کے لیے ہر کیمپ میں ایک مرکز شکایات بنایا جائے جو فوری طور پر اس قسم کی شکایات درج کرے اور جہاں عورتیں بے خوف و خطر شکایات درج کروا سکیں۔

10۔ آفت کی وجہ سے اکثر اوقات خواتین شدید ذہنی و نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان عورتوں کے لیے ٹراما سینٹر کی سہولت ہونی چاہیے۔

11۔ اکثر اوقات شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے خواتین ریلیف اور دیگر بحالی کے مراحل میں پیچھے رہ جاتی ہیں لہذا خواتین کو شناختی کارڈ فوری طور پر مہیا کیے جانے چاہیئے۔

12۔ خواتین اور لڑکیوں کو حقوق سے آگاہی اور قانونی امداد مہیا کی جائے۔

13۔ آفت زدہ علاقوں میں سے نقل مکانی کرنے والے مرد و خواتین جو زیادہ تر پسے ہوئے طبقات سے تعلق رکھتے ہیں خاص طور پر کھیت مزدور خواتین کو فوری طور پر زمین کے مالکانہ حقوق دینے چاہئیں اور انہیں کم از کم دو ایکڑ زمین مہیا کی جائے اور زراعت کے لیے سہولیات بھی دی جائیں تاکہ غریب خواتین زراعت میں کام کر کے معاشی طور پر مستحکم ہو سکیں۔

14۔ خواتین کو زمین اور مال مویشیوں کے ملکیتی حقوق دیے جائیں۔ اس حوالے سے پہلے سے موجود ماڈل کو ملحوظِ خاطر رکھا جا سکتا ہے مثلاً ہر گھر کی کم از کم ایک خاتون کو 2 ایکڑ زمین اور مال مویشی دیے جائیں۔ خواتین اور مرد حضرات کو باہمی ملکیت کے ساتھ زمین اور مال مویشی بھی دیئے جا سکتے ہیں۔

15۔ آفات میں گھریلو سطح پر کام کرنے والی ہنرمند خواتین کاریگر کا بہت نقصان ہوتا ہے اس لیے کاریگر عورتوں کے اوزارِ ہنر اور ان کو گھریلو صنعت تسلیم کرتے ہوئے ان کے اوزارِ ہنر کا ضیاع ہونے کی صورت میں فی الفور ازالہ کرنا چاہیئے اور ان کو یہ اوزارِ ہنر مثلاً دھاگہ، کپڑا وغیرہ مہیا کیا جائے تا کہ وہ اپنا کام جاری رکھ سکیں اور اچانک کسی نفسیاتی دباؤ کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔

16۔ محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کو فوری طور پر خواتین اساتذہ اور LHV کیمپوں میں تعینات کرنی چاہیئں تا کہ تعلیم اور صحت کے مسائل کو حل کیا جا سکے۔

17۔ آفات کے دوران میڈیا خواتین کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر اُجاگر کرے اور ان کے مسائل کی نشاندہی کرے تاہم سنسنی خیز خبروں سے گریز کیا جائے تا کہ آفت زدہ عورتوں کے لیے مزید معاشرتی مسائل کھڑے نہ ہوں۔

18۔ اس بات کی یقین دہانی کرنی چاہیئے کہ طلباء اور جسمانی یا ذہنی معذوری رکھنے والے بچے ان آفات سے متاثر نہ ہوں۔ ایسے بچوں کو تعلیمی وظائف، یونیفارم، کتابیں اور بیگ مہیا کیے جائیں۔

19۔ بیرونی ممالک، بین الاقوامی مالیاتی ادارے اور ڈونر ریلیف کے لیے نقد امداد و قرضے کی شکل میں دینے سے گریز کریں اور پاکستان کے موجودہ حالات اور آفت زدہ صورتحال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی مالیاتی ادارے اپنے قرضے معاف کر دیں۔

20۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں چند لوگوں کی بہت بڑی زمینیں ہیں اور دوسری طرف اکثریت بے زمین ہاریوں اور کھیت مزدوروں کی ہے جن کے پاس وسائل روزگار بھی نہیں ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ قدرتی آفات میں مزید نقصانات سے بچنے کے لیے اس غریب طبقے کو معاشی طور پر مستحکم کیا جائے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ زرعی اصلاحات کا عمل اس بحالی متاثرین کے ساتھ جوڑ کر شروع کیا جائے اور یہ زمین سیلاب زدگان بے زمین کسانوں اور کھیت مزدوروں میں تقسیم کی جائے تا کہ سیلاب زدگان کی بحالی بھی مستقبل بنیادوں پر ہو جائے۔

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں

پوٹھوہار آرگنائزیشن فار ڈویلپمنٹ ایڈووکیسی (PODA)

مکان نمبر 33-B، گلی نمبر 16، سیکٹر F-7/2، اسلام آباد - پاکستان

فون: 2609743 (051) فیکس: 2609742 (051)

ای میل: info@poda.org.pk، ویب سائیٹ: www.poda.org.pk